

قل انما انا بشر مثلكم وحي

تضمن معجز آئين

Check
1987

یعنی
حدیث

معجز کوشش

در نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

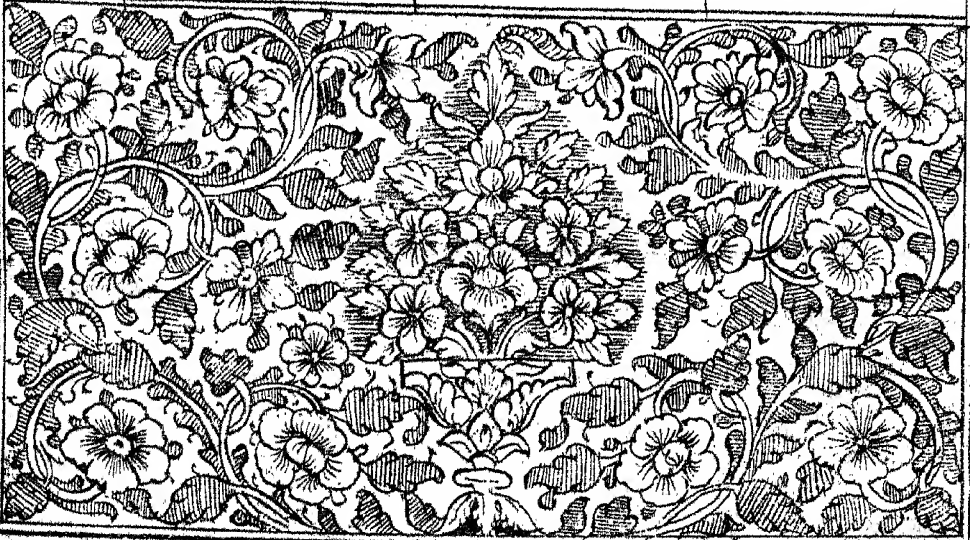
مصنفہ جو عکس جام عرفان توحیدست بادہ الیقان تفریدنا صر الاسلام مولوی
محمد شفیع صاحب ناصر امپوری بقصیدہ حسان الہند مولانا مولوی احمد حسن
شوکت مدیر مالک ششمہ ہند میرٹھہ سلم اللہ تعالیٰ احسب الارشاد جناب مولانا بافضل
اولنا مولوی محمد حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطبع العلوم میرٹھہ

در مطبع شوکت المطابع ششمہ ہند بایتم کام و از ان طبعست
مقام میرٹھہ
شمارہ ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَامِدُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَثَانِیَا وَثَانِیَا وَثَانِیَا وَثَانِیَا وَثَانِیَا وَثَانِیَا

پست فطرت مولودیون کو مولوی غلام امام شہید کے مولود پر بہت کچھ ناز تھا۔ مجالس میلاد میں مجید پر وجد طاری ہوتے تھے دھڑا دھڑ سینہ کو بیان ہوتی تھیں۔ اعجاز ہو اعجاز کرامات ہو کرامات کا غلغلہ مچتا تھا۔ حالانکہ اس میں زاپوست ہی پوست ہے مغلزلہ و اجاب کے ایک خاص جلسہ میں برادر مکرم و معظّم مجد و شعرای زمرن اُستادنا حضرت حسان الہند مولانا احمد حسن صاحب شوکت اللہ القہار مالک شجّہ ہند میر شہزاد ام اللہ شوارق فیوضہ باز غمّہ کے سامنے چند پست نگاہوں نے ایسا ہی تذکرہ کیا۔ اور دعویٰ سے کہا کہ اب شہید مرحوم کے رنگ میں کسی کا کیا منہم ہو جو قلم اٹھا سکے۔ مولانا مختتم الیہ نے گہری سامنے رکھ کر قلم اٹھایا اور ایک گھنٹے کے عرصے میں چالیس شعر اُسی زمین اور اُسی بحر ہرج مہجن مضاعف میں بے تکلف لکھ ڈالے۔ حضرت اتنا فرق ہو کہ یہ قصیدہ خالص نعت اور توحید و سنت میں ڈوبا ہوا ہو اور شہید مرحوم کا کلام محض مولود پرستی میں جکڑا ہوا ہو۔ پس بندہ مستہام ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر ہوپو کو (جو مولانا شوکت کے آفتاب فیضان کا ایک ذرہ ہی خیال آیا کہ اس قصیدہ کو نمہ بناؤں۔ دفعۃً فیضان الہی اور برکت اتباع سنت و توحید جوش زن ہوئی۔ ارمان دل برآیا

اللہ اللہ میں خود حیراں ہوں کہ فیضانِ لہم نزل نے میرے خزانہ دماغ کے کوئٹے
 کو شے میں یہ نعمت بطور ودیعت رکھی تھی یہ شوقِ دلِ جذباتِ رات اور تیرا سنگ در
 جہنم طاعت میں ہر ہر سجدہ قصان چاہئے اگرچہ میدانِ نعت بہت وسیع ہو عصا
 چوب خشک قلم سے جھکا طوطی ہونا محال ہو۔ بشر کی زبان اور خیر البشر کی نعت کا پورا
 بیان کیا محال ہو سگریہ کا ڈھب ہاتھ قوت ہوتی ہو کہ پڑتا ہو اور جذبِ کامل ہو تو کا کشتا
 کو اپنا زمینہ بناتا ہو۔ لہذا العونِ عنایتِ الہی و برکتِ اتباعِ سنت و سلوکِ قہرِ بانِ تعجید
 دعویٰ کے ساتھ علی رؤس الأذن والاشہاد کہا جاتا ہو کہ بس اس سے آگے
 خدا کا نام نہ ہو جسکو تانا بقیام ہو والسلام علی من اتبع الهدی والصلوة علی محمد ^{المصطفیٰ}
 وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ چونکہ اس خمسہ میں دریاے فیضانِ الہی جو شہنشاہ ہوا ہے
 لہذا مروج کو شتر نام رکھا گیا جو ساقی کو شترِ صلح کی نعمت سے مناسبت تاہم رکھتا ہو۔





اساقیا و جان من ہو نہت افزا پھر من گفت را پھر نشترن پھر فکر بند و ش سخن
 پھر نخل بنتے ہیں وطن پھر سبزہ صحرا کی چین پھر گل کھمکے کا چلن پھر داغ حشرین
 پھر گل سے بیل کی لگن پھر گلشن و ختن پھر نور ہو پر تو فگن پھر متحد و علن
 بدلا ہو پھر دوزخ من عالم ہوا رشاک چین نور سحر پر خندہ زن ہر گل چاک پیرن
 ہیں بند اواب غنم خور سنا باب محن سجدہ میں ہو ہر ماؤ من وقف سپاس فو لنمن
 گار اجرت ہو چین میں عنایہ بنغمہ زن گلشن بنا ایک ایک بن گلستان و زمین شالین سخن
 ہیں طوطیاں شکر شکن ہر نخل ہو منصور فن ہر سرو آنا لاخیر زن متقابل شر کن
 وقف لطافت روح و تن صرف لطافت ماؤ من دیکھے جو بیل کی شکن ناز و زجر من
 کوس ظفر سے ہیں زن ہر گل نے بدلی ہو چین گل ہو چین میں ضو فگن یا کوئی شمع اند لگن
 ہو سر قمری کا وطن جنت ہو نازناؤن وان بلبلین ہیں بنغمہ زن جس جاپتھر بلوغ و سخن

ہر چشم بیا رہ چمن ہر جان گنجد ارچمن ہر دل کو آزار چمن سب عاشق زار چمن
 جاری ہیں انہاں چمن خندان ہیں ازہاں چمن نازان ہیں اشجار چمن خشان ہیں انوار چمن
 عالم طلبگا رہ چمن نور خدا نار چمن ہے رشک گل خار چمن ہر خار فرہ خار چمن
 ہے گرم بازار چمن جنت خریدار چمن نکبت ہوا دار چمن زینت پرستار چمن
 باد صبا یا رہ چمن زنی یہ ہر کار چمن سے ابرو ستار چمن چون گل بفرق ماؤں
 ہوا چ پر نیک خستری گلشن خزان سے ہے ہر گل میں ہے صنعت گری لایو غم زاری
 یا شور سحر سامری ہر نخل محو خود سری سبیل کا رنگ انھن سری یا سبز ہو کوئی پری
 وہ شورش کبک مہی وہ ماہ کی ضو گستری قمری کی وہ نام آوری طوطی کی وہ شکر زری
 شمشاد کو بالاتری ہر سرو کو بھی سروری فیضان ابر آوری وقف گلستان پردری
 نقاش قدرت نے بھری ہر گل میں کبھی لہری بازی گری گہدو زری تہ کرکھو خچ کہن
 شب جلوہ ریز طور ہے ظلمات غم مستور ہو صل ہر اک مہجور ہو ساقی بھی خود مخمور ہے
 ہر زخم دل انگور ہے ہر سبزہ زلف حور ہے فوج طرب منصور ہے ہر سمت شور شور ہے
 خاک زمین بلور ہے معجز چین کا نور ہے بنیاکن ہر کور ہے زندون میں یہ مشہور ہے
 جام طرب بھر لوپ ہے رنج و الم کا نور ہے ہر دل خوشی سے چور و غم کا بھی شیشہ پور ہے
 پیرو جان مسرور ہو دل جلوہ گاہ طور ہے پر لک تازی دور ہر بیان حک ہر حرف لہ و لہ

ہے دختِ رز کی آرزو ہے بزمِ سحر کی جستجو ہے زمینِ جامِ بزمِ بھونکی ہوت جاہو
 ہے جوشِ نینِ لائقِ طواچہ چاہی ہے کوہِ بختِ کما ہے وہ پاکیزہ خوش کی کہ زلفِ مشکو
 ہے جلوہ حق ہو مہو آبِ بقا خلقِ کھواسے زہدِ کوشِ ترش و باہرِ نگلمہ دیکھ تو
 بہنِ لالہ و گل دو بہ وہنِ بادۂ وئل روبرو پھیلا ہے سبزہ ہو سو سامانِ عشرت کو کو
 زاہد سے گل کی گفتگو منظور اگر ہو آبرو کر حوضِ کوثر میں مضبوطی ساغرِ غفلت شکن
 اگر گلخدا رشخ و سنگِ یغات ناموس و رنگِ یرونق رو و مچنگِ یافوت شیخ و تنگ
 اسی آتشِ حُر و فنگِ ی دلبرے ربِ رنگِ ی آبِ ترسایانِ گنگِ بروجانِ غمخ و تنگ
 قنہ کا طرِ آفت کا دہنگِ ی ساقیِ اغوشِ تنگ کرتا ہو کیوں نہ تنگ کرتا ہو کیوں نہ تنگ
 ہو عارضِ گل پر پیہنگِ اہد ہو جسکو دیکھ دنگِ ہر سرینِ فرشت کی تنگ ہر دینِ عشرت کی تنگ
 دل سے مناکفت کا رنگِ ہر عیش کا ہرمتِ نہنگِ سنام سے تارم و تنگ او چیں سے و خاتم
 بجز املحِ باغبانِ بادِ بہاری ہے زبانِ گل کی عمارتِ ہر وانِ یاجس کا اک کاروان
 وہ جانِ جانِ انس و جانِ وہ آبِ رنگِ قدسیانِ ہونا زہدِ ہر کشتانِ چلتا ہو وہ ہر و وان
 یا رحمتِ حق ہے وانِ وہ غارِ ر و بجانِ آوازِ حسنِ نہانِ آیا ہو سو بوستان
 آنکھوں نہیں بھولی زعفرانِ ہر دلِ ہر جنت کا مکانِ ہر کجاستانِ ہر گشتِ پریان
 یا آتشِ گل کا دہوانِ ہر دلِ تنگِ آسمانِ جدا آشنا شادی کمانِ ائل ہوا سنج و من

ہر زخم دل پر مندیل روشن ہو گیا آب گل ہوا مہر جن سے منفعل خوشی تباہان ہو مچل
ہے ابر رحمت پر پندل اور پائے توبہ کا منزل ہر دور میں صبا ہو حل ہو کون بندوں کا مغل
پیتے ہیں نال میں نال کیوں ہو ساقی مصلحتیں عارفان کا مصلحت لگنے کا محفل
ہو عیش کا ہر سر نہ چلے نشے سے پر ہو جان و دل کلفت کی چھاتی پر ہر سہل سہج المیہ میں مچل
ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل ہو متحد بدخوش و غل گم ہو دلی کیا جان چلن
توحید کے نقشے چھے تفریق کے قلم چھوے تقلید کے پرزے اڑے تنقید کے سبکے جمے

تقصید کے عقدے کہلے تجوید کے دریا ہے شخصی مقلد جو کہ تھے عینی موحد بنگلے
 شخصیں میں خستے تدریق کے پودے بڑے تحقیق کو نمر ہر گلچین بن کیوں دامن سبھر
 سنت کے ہر سو گل کھلے بدعت کے ہر رسول ہر خود بت ہیں ہر شرک کے خوف میں ہر نام کفر
 دیکھو دور کو کچھ پھر بند تھے ملائک کے پیرے ہیں آج باغ عجان ہر گلچین بنے رب نوز

پیش از آنکه در این کتاب
در خصوص غرض و فواید
که در این کتاب
در خصوص غرض و فواید
که در این کتاب
در خصوص غرض و فواید

سبزہ اوگا ہوا جابجا ہے پتھر پتھر سے جدا اصل علی نورِ جال کبریا
 پردہ دوئی کا جو کہ تھاب ہے مجاہد اٹھ گیا خلوت بنی جلوت سرا و حدت بنی کثرت
 برگ و شجر سے برلا آئی نظر شرانِ خدام مرغ گلشن کی صدا طہ و یسین و الضحیٰ
 آیا تصور میں مزار صوفی کو بایں تصدیق کا علم حصولی جو کہ تھا علم حضوری نگیا
 ہوتی نہیں یہاں بر ملا صورتِ مریوی سے جدا جائے خلا ہر یان ملاہیں ایک جسمِ جان تو
 گلشن سے ہر غم کا ذہول گلچین کے دامن میں پھول خوشک اندھیلوں سر پر انا غمی
 قابل میں ہر رنگ قبول شامل میں آہنگ شمول بے لار رنگ فضول سنبل میں ہے ہجر
 ہر دل سے ہر کلفت جہول شہی ہر دلیل قبول سوال سے ہر انکار غم فضول جا رہی ہے حیرت
 ہو ایک حال و حصول ہو ایک اصل و وصول ان ایک حال و حصول ہو ایک بعد و حصول
 بیان ایک ہر فرع و اصول ہو ایک تزیین و تزول ہو ایک سیل و رسول فی انا ہو جا من
 ساتی رہے مستور دے تلخا بہ مشہور و مشور اب انکوردے صہبائے جام طور دے
 جو جسم و جانیں نور و نور و نور چشم کور و سنگ سر مغرور و کور و خودی جو دور و
 ہم سے سو ہیں جو دور و مشترک دلیں مشور و دا دل بخور دے وہ نرگس مخمور و
 ساتی محو تصور و بینا کے بحر پور دے وہ حشر تن کی صورت و چشم سحر و
 وہ ساغر بلور دے ماہ شب بخور دے وہ کاسہ کا نور و جس سے بیٹھے دلکی جلن

بجئے لگے فرحت دہن ہر کوہ غم چون چن چن شرف ملے ہیں جا صد گوہر سے ازلان سے بخت
 اولو زانظار سلف او مہر انوار خلف حک تجست حروف با عرف موقوف کا دل بیت الشرف
 سکر کا سینہ ہر دہن ہر غم کے طوار و کونلف مشرک کو لپیر یا سفت ہر یک لب پر لہف
 آئی گھٹا چارو نظرت باند ہی بندون نے بھی صف آساقی ساعر بکھ کر دست و شگفت
 ہو دور در رخ و غم تلف مصو سینہ و دل کا کلف و لکی بڑھا دو اور قف لا باوہ آتش فگن
 گلشن ہے پھر حبت فضا بلبل ہے پھر وحدت سرا ہر وہی طوبی نامہ کوہ ہر موسیٰ با
 ہر سرمن نور انما ہر زلیں جویش ہل اقی ہے از ثریا تا ثرے نور یقین جملہ نما
 ہر مدح مدثر و امدودم ساز را عنائ و نعت منزہل ادا شبد یوناز الوری
 ہر رنگ نعت مصطفیٰ آہنگ مدح مجتبیٰ سنت کا دروازہ کھلا دیر و حرم کا در ہے وا
 یہاں سوجہ مزار کا توحید سے رشتہ ملا یک جان دو قالب بنگیا ہر شیخ سے ہر برہمن
 جو بن ہے ہر حسن جہاں گلشن ہر پیر و لکش سلان ہر حرم چنبت نشان ہر مہمن با قوت کان
 ہر ہر مہمن کفایت نشان ہر زور پر شوق نہان لیتا ہر دلیں چنگیان ہیں باز ابواب جہان
 ہیں بادہ پیش پیو جوان خمیا زہ کش تیر و کان ہر یک لیل اور لاسکان ہے ہر زمین و آسمان
 آیا شہ یوحی مکان ہر صیت می علی الامان جسپر کرین سبوحیان اپنے پرو کنا سا بان
 حاضر ہوں غلمان خیاں صفت بستہ ہوں سب عرشیان و صین بھی آئیں بنگیان کچال ان کفن

جن ازل دیکھنا سزا دیکھ کر کھلا راز ادا کھلا کھلا اسرار کا محضر کھلا
 انوار کا دفتر کھلا ابد خشک و تر کھلا الجار بحر و بر کھلا انعام حق کا دفتر کھلا
 سر یقین نہ کھلا من ہی ہر کا دفتر کھلا میل سے گل ہنس کر کھلا عاشق سے ہر دلیبر کھلا
 گلشن میں گنج زر کھلا گنجینہ گوہر کھلا اب خاک کا جوہر کھلا دروازہ خاؤر کھلا
 اندازہ باور کھلا قفل درداور کھلا مرغ یقین کا پر کھلا دل پر کھلا ستر و عین
 ہے نعت احمد جلوه گر ٹھکتے ہیں جو بایک دگر جن و بشر شمس و قمر برگ و شجر غل و شمر
 ذکر سبوحی کا اگر گوش صبا میں ہو گد سماع بنے ہر گوش کر ہے نطق معجز کا اگر
 جس سے ہوں ناطق سر سبز جزا صم صخر حجو توحید حق کا راہ بر شرک خمی کا پردہ در
 عارض سے جسکے جلوه گر بران الشق القمر ہوام کا کل سر سبز شرک ٹھکتاں الصور
 زنگس سے یارب برق نظر آئے حطف البطال کہ شہ عجزا شریا حکم بازاع البصر فکان آشوبان
 قوطاس ہے نور نظر خامہ اگلا ہو گھر تسلیم میں کھتا ہے سرور شرک کی جاغین شرر
 بدعت پہ جلتے ہیں تبرہن بدعتی زیر و زبر ہے کسکے مقدم کا انگرگرتا ہو جو کسکی گھر
 دیو لعین غول شرہن ڈھونڈتے اپنا مغر ناز کی ٹوٹی کمر بت گر پڑے ایک ایک پر
 جاتا رہا شرکت کا شر دا ہو گیا وحدت کا در وہ نور چھتا مستر تابان ہوا شام و صبح
 آتشکدہ ہیں سر سبز ہر گہر کے حق میں سقر واجد اخیر البشر صل علی شرب و طین

[illegible]

۱۰
 خانہ خورشید محل
 کا نام جو خانہ خورشید
 نزدیکی ۱۲ م
 ۱۱
 قبیلہ کا راجہ
 جو کہ میں نے پہلے بتایا
 ۱۲
 سوسا پیر
 کہ پیر کا سواہ
 رنگ کا پیر
 کا آواز میں نے
 استندال میں
 کہ میں نے
 ۱۳

ہے دہوم شبنم و شاب میں لوگند و لابی میں شام و عرب انقلاب میں اعجاز میں اعراب میں
 میں رنج و غم کو اب میں عکس میں ہے آب میں یا ہر ضیا مہتاب میں رحمت ہر پہر و تاب میں
 کلفت ہر سد یا ب میں چوٹی زلیخا خواب میں یوسف کے محراب میں شکرانہ آداب میں
 ہے معرفت سلاب میں کیون شک ہر مے کے باب میں کوثر میں ہر آب میں باقی کماں شرب میں
 بت گر پڑے میں زہ ہر مضارب میں ہر ہر کان ہر آب میں خوش ہر تن میں تن
 گلزار ہر کاشانہ ہر ہر زم عشرت خانہ ہر ہر شمع اک پروانہ ہے کیا جلوہ جانا ہے
 دل جس کا اک بیانیہ ہر جان جس کا اک نذرانہ ہر شبنم و مع دیوانہ ہر دیوانہ ہر فرزانہ ہے
 ہر محتسب ندانہ ہر بیان شکن پانیہ ہر آباد ہر ویرانہ ہر زہد اندون بیگانہ ہے
 تسبیح کا جو دانہ ہے کیفیت دل میں جانہ ہے فصل حرم افسانہ ہر شمع قلم و روانہ ہے
 گل جو ہر متا مستانہ ہر بلبل بھی بتیا بانہ ہے باد بہاری شانہ ہر منبل ہر جہد پر شکن
 آیا ہر وہ قدسی نہاد و سپر و حق کا اعتماد جسکی صفت ہر لون صا جس سے ہر دین کا استناد
 محکم ہو سکوات العاد لزان ہر قصر کتب و ہنگامہ مہر و دودا ہے جلوہ آراے مراد
 مسدود ہر راہ فساد و مفقود ہے کفر و عناد و جو ہر ہر عدل و داد مردود ہر ہر تداد
 صلصل سے ہر شمشاد و شاد ہر گل سے ہر آباد یا ہر قصر غم پر او فدا آنا نہیں سب سے یاد
 ہر سو ہر شور و انقیاد ہر دل کو دین سے اتحاد گردنہ ہر قدسی نژاد مخونج ہر الحسن

ہر گستان نگین لباس ہر عنقہ صرف لاماسنگ حیا کا سب کو پاس ہر چوڑی کی پاس
 محکم کو کا ہوا سانس گلشن ہر گردن و ماسن ترین بنار و مینہ طاس دل سے سوا ندوہ و پاس
 لرزان ہر روح بوفراس خود دست آفرین ہر فاس ہر شے ہر گرم پاس سے ساقی کوئی پاس
 اویزا ہر زہد التماس ہوتا ہر کیون نا حق شناس ہے امر بے راز قیاس مت کر تو منع دور کاس
 عرفان آگاہ پاس پاس نریغ و شہر ہر پاس فانی دست جو داس ہے سو آذرارون
 آیا ہر سلطان امم ہر خوش نین ہر گرم ہے گردن افلاک خم پھولا ہر گلزار و قدم
 ثابت ہوا سنگ کا عدم گلشن ہر با صحن ارم اضداد ہیں آپس میں جنم ملتے ہیں جذر و مد بہم
 جاتا رہا شریک کا غم ہیں متحد و بد و حرم ہر الصمد جائے صنم ہوگا سترقارون و درم
 ہر خاک اگلتی ہر درم ہر گل گل ہر جام جم کیون پیش بینی کا ہر غم ہر زور پر رحمت کا یہم
 دہ جام ساقی و مہدم کرد و ز فکر پیش و کم اکب کو عصیان کا الم ہر لطف حق پر تو فگن
 آیا وہ ہمیشہ و عدیل وہ سایہ رب جلیل وہ رحمت حق کی دلیل آئینہ حسن جلیل
 رنگ گستان خلیل امت کی بخشش کا فیصل حکا بنا با قال و قل ادنی ساخا و خبر خلیل
 آیا وہ کوثر کی سبیل جس سے سر گرم رحیل ہر بدعت شرک نیل ہر جس سے ہر نکر ذلیل
 غارت کی اصافیل ہر بدعت شرک میں نیل اسلام کا ترل عجل قلع من فتنہ قلیل
 دار و دروہر علیل عرفان حق کا رو نیل فیض احد کا سبیل از شرق تا غرب و کن

ہر گستان نگین
 لباس ہر عنقہ صرف
 لاماسنگ حیا کا
 سب کو پاس ہر چوڑی
 کی پاس

رشک جنان گنزار ہی خوش غنایں ار ہی کھوے ہوئے منتقاہی حسرت کی دلیں غار ہے
 زاہد پیر ہدایک بار ہی تھامے ہو گدستار ہی تو حید دیا بار ہے مومن کا بیڑا پار ہے
 خود منع کو بت سکھار ہی موی جام سی بیزار ہی رہن نقیین اقرار ہی دفن مین انکار ہے
 ہر سوطرب گلکار ہی ہر پنج و غم فی النار ہے عیش و طرب طیار ہی دُور آرز کا آزار ہے
 واعیش کا بازار ہے صحن چمن تار ہی سر سبز ہر کھسار ہے نکھر اچمن بھولا ہی بن
 صحن چمن گلگون ہو سخن سمن افزون ہوا گل گل پگل مجنون ہوا جو جام موی بیرون ہوا
 جو نعت مین مضمون ہوا حاسد پیک افسون ہوا شہر شعر وہ منون ہوا جیسے خدا ہر دن ہوا
 ہر اہل دل مفتون ہوا ہر یکدہ پر خون ہوا ہر تنگدہ مدفون ہوا عشرت سے پر گردون ہوا
 جو قطرہ تھا جیون ہوا جو ذرہ تھا جیون ہوا سیراب ل معز وں ہوا شاد دلیال مومن ہوا
 فضل حق بیچون ہوا لطف خدا مقرون ہوا کل کن مکان مومن ہوا آیا حبیب ذوالکفن
 وہ نعت اب مرقوم ہو ہر سمت جسکی دہوم ہو وہ دہ سخن منظوم ہو جسمین گہر مکتوم ہو
 عرفان حق مفہوم ہو تحسین کا غل تاروم ہو ہر سپت فطرت شوم ہو ہر مدعی مسموم ہو
 ایک ایک حاسد بوم ہو دورا و نکاسب مرقوم ہو جان عدو مغوم ہو اس فضی سے محروم ہو
 دشمن کا نغم ہو ہوم ہو ایک ایک شک محدود ہو فیض لا بد مقوم ہو طرز سخن معلوم ہو
 ہر سنگ دل چون موم ہو منکر ہر اک مجذوم ہو مرتد سے وہ ہوم ہو مٹ جائیں سب اہل سخن

وہ جو موتی آبی نسیم ہر جہین جنت کی شمیم ہیں بند ابواب جحیم ہیں گداز ایاب رحیم
 حرف غلط ہو خوف و بیم پیرتا ہر خوش خوش ہر شیم نازان شفا پر تقیم دل ہر حرم عرفان حریم
 آتا ہے بانا زونیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر زوار کریم
 وہ گلشن سن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ خزن راز کلیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جسے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم ملاح جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکیا رنج و تحب حاضر ملک ہوں با ادب ستوج گویان بکے ب
 ہو مدحت طو پر ب جس سے ہے ظلمت محبت جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہو منتخب
 ہے مدحت قدسی کہ بیان عبا عرفان قصب و جبکا عصیان کلطن بار سفر جبکا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ مین
 اب ہر سر تو زنی نام میں نزدیک ہے تشنہ کام دی ساقیا می بھر کو جام جس سے سطر ہو شام
 دی آفتاب و رماہ تام وہ ہر مذہب جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو جس سمجھیں ہو ام
 وہ ہو کہ بور و زقیام کو تر سے دی خیر الانام وہ ساکنیو کا امام وہ شافع ہر خاص عام
 وہ دافع شرک ظلام قرب اسکا دو گراؤن عا یہ جہیم تعلیمی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 قوسین ہو جسکا مقام ہو جسکی کن مین ہو مدحام خود جس پر حق پھر سلام وین خدا جسکا چلن

جو موتی آبی نسیم ہر جہین جنت کی شمیم ہیں بند ابواب جحیم ہیں گداز ایاب رحیم
 حرف غلط ہو خوف و بیم پیرتا ہر خوش خوش ہر شیم نازان شفا پر تقیم دل ہر حرم عرفان حریم
 آتا ہے بانا زونیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر زوار کریم
 وہ گلشن سن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ خزن راز کلیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جسے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم ملاح جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکیا رنج و تحب حاضر ملک ہوں با ادب ستوج گویان بکے ب
 ہو مدحت طو پر ب جس سے ہے ظلمت محبت جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہو منتخب
 ہے مدحت قدسی کہ بیان عبا عرفان قصب و جبکا عصیان کلطن بار سفر جبکا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ مین
 اب ہر سر تو زنی نام میں نزدیک ہے تشنہ کام دی ساقیا می بھر کو جام جس سے سطر ہو شام
 دی آفتاب و رماہ تام وہ ہر مذہب جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو جس سمجھیں ہو ام
 وہ ہو کہ بور و زقیام کو تر سے دی خیر الانام وہ ساکنیو کا امام وہ شافع ہر خاص عام
 وہ دافع شرک ظلام قرب اسکا دو گراؤن عا یہ جہیم تعلیمی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 قوسین ہو جسکا مقام ہو جسکی کن مین ہو مدحام خود جس پر حق پھر سلام وین خدا جسکا چلن

آیا وہ حجرِ آفرین وہ منظرِ اسلام دین کو نین کا مسند نشین دارین کا مہر بسین
 وہ صفہ عرش برین وہ قبۃ کانہ یقین امید ہر اند و گہن وہ غم ربائے ہر غمین
 وہ راحت جان حوزین مصباح نورِ حیرین نگ بہار باغ عین قشام شیر و انگین
 آیا ہو وہ ماہ زمین آیا ہو وہ شاہ گزین جو ہر نائے ماو طین ختم رسالت کا نگین
 وہ شرع کا حصن حصین اسلام کا برج متین وہ گوہرِ درج شہن دین خدا کا موئن
 تھا چرخ زن چرخ برین پر تو فگن ماہ بسین پیرِ راستہ خلد برین آراستہ اک اک حسین
 غلمان تھو سب فرشتے میں شہ کے قدم بسین تاکہ میں تاپوں قد شاہ دین او خاک پر چھین
 حاصل ہوتا نورِ یقین روشن زمان تھا تا زمین شادان کہیں تھا تا مہین ہو کر اوسب ہم قمرین
 جب آئے جبریل میں از حکم رب العالمین با صد شکوہ زین بوز کہ ختم الم سلیمین
 حاضر ہو یہ پردار عین لوں پیٹھ بالا زین ہو جیسے خاتم میں نگین بھروزہ بلاق برقین
 یک نظر ہو کر چلا ہمایہ صر چلا فر فر نط فر فر چلا خوشتر سے بھی خوشتر چلا
 وہ نور کا پیکر چلا وہ حسن کا زیور چلا فخت کا وہ محضر چلا دل لیکے یاد لبہر چلا
 وہ پشت گردون پر چلا رشتہ پہ یگوہر چلا اعجاز معجز گر چلا یا موزن کو شر چلا
 جب شاہ کو لیکر چلا با جملہ کرو فر چلا چون مہر از خاور چلا چون گنبد بے در چلا
 چون قلمز انصر چلا مثل منور چلا چون سکہ داوڑ چلا وہ دشت اتقصی کا ہرن

۴
 در حکم جبریل میں از حکم رب العالمین
 با صد شکوہ زین بوز کہ ختم الم سلیمین

جاتا تھا چون سرچاں چلتا تھا چون نور عیاں بندہ چون صبح زمان زندہ چون بقیہ طیان
 نازندہ مثل دلبران حاضر نظر آبا جہان گویا کینائب تھا وہاں چون گردش چرخ و زمان
 چون دور امکان جہاں بے شش جہت تھا وہ جہاں گذر خدا آسمان مثل دعار عارفان
 تھوڑا سی چپ عرشیاں اور پیش و پس تھے فوشیاں اور تھوڑی جلوبین خاصگان تھے اسطرح مودا
 اور اوسط عیسے اودان پھر آتھے اور لامکان بان ہم امکان تھا کجاں سخن طرف عن
 شبابش ای کلک سا کیا نعت ہو صل علی کیا مدح ہو ای جذبہ کیا رنگ ہو ای واہ وا
 کیا ڈھنگ ہو ای مرجان خود فکر قدرت آشنا محو تماشا بنگیا ہر شعر پر دل ہوتا
 ہر بندہ ہر توحید ناہر ہر ہر دل کی ضیا یامو جزن آب بقا سے ناصح بزرگنا
 ہو فیض نعت مصطفیٰ خامہ سے جو دریا بہا ایک ایک شعر بے بہا کان جو ہر بنگیا
 روح شہید بے نوا بولی بحمدین بر ملا وہ نظم شوکت لکھنا نازان ہے جسیر خود بخن



تسبیح

موج کوثر کا حق تصنیف جناب مولانا مولوی حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ طبع العلوم
میرٹھ کے نام سپرد کیا گیا ہے کوئی صاحب بون اجازت مولانا محدث قصبہ
نہ فرمائیں اور قانونی دار و گیر سے بچیں۔

ناصر الاسلام محمد شفیع۔ ناصر

اجازت شحہ ہند میرٹھ

ایشیائی نظم و نثر کا استاد۔ ویسی الشاپر دازی کار فام۔ ملکی اور اخلاق
محامات کا جہل۔ فصیح و بلیغ مضمون نگاری کا دریا۔ توحید و سنت کا شالچ
کرنے والا شکر و بدعت کا مٹا نیوالا قیمت عام ہر سالانہ موعہ محصول اک۔

احمد شکرٹ اڈیٹر و مالک شحہ ہند میرٹھ